اَلتَّلْبِيَةُ

تلبیہ کے مسائل

عمرہ یا حج کا احرام باندھنے کے بعد تلبیہ کہنے کا حکم ہے۔-

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا یَقُوْلُ :یَا آلَ مُحَمَّدٍ ا مَنْ حَجَّ مِنْکُمْ فَلْیُہِلَّ فِیْ حَجَّةٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانَ

حضرت ام سلمہ rکہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ eکو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”اے محمد (e) کے گھر والو تم میں سے جو شخص حج کرے اسے تلبیہ پکارنا چاہئے۔“ اسے احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

تلبیہ کہنے کی فضیلت

عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ا قَالَ ((مَا مِنْ مَلَبٍّ یُلَبِّیْ اِلاَّ لَبّٰی مَا عَنْ یَمِیْنِہٖ ◆وَشِمَالِہٖ ◆وَّاَنَا مِنْ ٰاَنَا حَتّٰی تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ)) رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ (صحیح)

حضرت سہل بن سعد ساعدی tروایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ eنے فرمایا ”جب کوئی تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں اور بائیں زمین کے آخری کناروں تک تمام پتھر‘ درخت اور کنکر بھی لبیک پکارتے ہیں۔ (جس کا ثواب تلبیہ کہنے والے کو ملتا ہے)۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

تلبیہ کے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں

عَنْ عَبْدَاللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ تَلْبِیَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ا :لَبَّیْکَ اللّٰہُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ ہ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت عبداللہ بن عمر wسے روایت ہے کہ رسول اکرم eکے تلبیہ کے الفاظ یہ تھے۔ ”حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں‘ میں حاضر ہوں‘ تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں بیشک حمد تیرے ہی لائق ہے ساری نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں۔ بادشاہی تیری ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

تلبیہ کے لئے درج ذیل الفاظ کہنے بھی مسنون ہیں

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَة ص قَالَ کَانَ مِنْ تَلْبِیَةِ النَّبِیِّ ا لَبَّیْکَ اِلٰہُ الْحَقِّ رَوَاہُ النِّسَائِیُّ

(صحیح)

حضرت ابو ہریرہ tکہتے ہیں کہ نبی اکرم eفرماتے ہیں تلبیہ کے لئے یہ الفاظ بھی ادا فرماتے ”اے الٰہ الحق! میں حاضر ہوں۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

حج کا احرام باندھنے اور تلبیہ کہنے کے بعد ایک مرتبہ اَللّٰھُمَّ حِجَّةٌ لاَ رِیَاءَ فِیْہَا وَلاَ سُمْعَةَ کہنا مسنون ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ص قَالَ حَجَّ النَّبِیُّ ا عَلَی رَحْلٍ رَثٍّ وَقَطِیْفَةٍ تُسَاوِیْ اَرْبَعَةَ دَرَاہِمَ اَوْ لاَ تَساوِی ثُمَّ قَالَ :اَللّٰہُمَّ حِجَّةٌ لاَ رِیَاءَ فِیْہَا وَلاَ سُمْعَةَ رَوَاہُ ابْنِ مَاجَةَ

(صحیح)

حضرت انس بن مالکt کہتے ہیں کہ رسول اللہ e نے ایسی سواری پر حج کیا جس کی زین پرانی تھی اور آپ e جسم پر ایسی چادر تھی جو چار درہم یا اس سے بھی کم قیمت کی تھی۔ آپ e کہہ رہے تھے ”یا اللہ! میں ایسا حج کر رہا ہوں جس میں نہ ریاء ہے نہ کسی شہرت کی طلب مقصود ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

تلبیہ کہنے کے بعد جنت حاصل کرنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کی دعاء کرنا مسنون ہے۔

عَنْ خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ ا اَنَّہٗ کَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِیَۃٍ سَاَلَ اللّٰہَ رِضْوَانَہٗ وَالْجَنَۃَ وَاسْتَعْفَاہُ بِرَحْمَۃٍ مِّنَ النَّارِ۔رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ

حضرت خزیمہ (بن ثابت) اپنے باپ (حضرت ثابتt) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم e جب تلبیہ سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی خوشنودی اور جنت کا سوال کرتے نیز اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وسیلے سے آگ سے معافی مانگتے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

تلبیہ کے بعد اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ......کے الفاظ کہنا سنت سے ثابت نہیں

بلند آواز سے تلبیہ کہنا حج کے اجرو ثواب میں اضافہ کا باعث ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِیْقِ ص اَنَّ النَّبِیَّ ا سُئِلَ اَیُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ ؟ قَالَ ((اَلْعَجُّ وَالثَّجُّ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (صحیح)

حضرت ابو بکر صدیقt سے روایت ہے کہ رسول اکرم e سے دریافت کیا گیا ”کون سا حج افضل ہے؟“ آپe نے ارشاد فرمایا ” جس میں بلند آواز سے تلبیہ پکارا جائے اور قربانی دی جائے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

صرف مردوں کو بلند آواز سے تلبیہ پکارنا چاہئے۔

عَنْ خَلاَّدِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ا قَالَ : اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ آمُرَ اَصْحَابِیْ اَنْ یَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَہُمْ بِالْاِہْلاَلِ۔رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ (صحیح)

حضرت خلاد بن سائب اپنے باپ (حضرت سائبt) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم e نے فرمایا ”میرے پاس جبریل u آئے اور مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم دیا کہ میں اپنے اصحاب کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے کہیں۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عورت کو بلند آواز سے تلبیہ نہیں کہنا چاہئے بلکہ صرف اتنی آواز سے جسے وہ خود سن سکے۔

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ ص عَنِ النَّبِیِّ ا قَالَ : اَلتَّسْبِیْحُ لِلْرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ فِیْ الصَّلاَۃِ۔رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہt سے روایت ہے نبی اکرم e نے فرمایا ”نماز میں (امام کے بھولنے پر) مردوں کے لئے سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا ہے اور عورتوں کے لئے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عمرہ میں طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دینا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ا کَانَ یُمْسِکُ عَنِ التَّلْبِیَّۃِ فِیْ الْعُمْرَۃِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ۔رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

حضرت عبداللہ بن عباسw سے روایت ہے کہ نبی اکرم e عمرہ میں حجر اسود کا استلام کرتے ہی تلبیہ کہنا بند کر دیتے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حج میں دس ذی الحجہ (قربانی کے دن) جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دینا چاہئے۔

دَ◆عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَبّٰی حَتّٰی رَمَی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ۔رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ (صحیح)

حضرت فضل بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اکرم نے (اپنے حج میں) جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

اہل قافلہ کا اجتماعی طور پر بلند آواز سے تلبیہ کہنا سنت سے ثابت نہیں۔